قولِ فیصل ۔ انبیاء علیہم السلام قتل نہیں ہوئے

آقائے نامدار رسولِ کریم ﷺ کی ایک انفرادیت اور فضیلت یہ ہے رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ (حوالہ الاحزاب ۔۴۰) آقائے نامدار ﷺ پر نازل فرمائی گئی کتاب کا تعارف ہے ذَٰلِكَ ٱلْكِتَٰبُ لَا رَيْبَ فِيهِ "یہ ہے وہ کتاب جسمیں ریب کوئی نہیں"۔ کتاب کا دعویٰ یہ ہے کہ یہ بیانِ حقیقت ہے۔دعویٰ کر کے بتایا ہے کہ اس میں خیال، گمان، مفروضہ، داستان اور کہانی کا کوئی عنصر اور پہلو نہیں اس لئے شک وشبہ سے بالاتر ہے اور شک وشبہ سے بالاتر کتاب قابل اعتماد ہونے کی منتہا (infinitely reliable) پر ہوتی ہے۔ قرآنِ مجید خبر دیتا ہے، بیتے ہوئے کل میں کیا ہوا اور آنے والے کل میں کیا ہونا ہے، قرآنِ مجید کی آیات میں بیان کر دیا گیا ہے۔فرمایا ذَٰلِكَ مِنْ أَنۢبَآءِ ٱلْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ "یہ غیب (زمانہ ماضی) کی کچھ خبریں ہیں جو (اے رسولِ کریم ﷺ) ہم آپ کی طرف وحی کر رہے ہیں" (حوالہ آلِ عمران ۴۴، یوسف ۔۱۰۲) أَنۢبَآءِ جمع ہے نَبَأٌ (مادہ ۔ن ب أ) کی۔اور اس کے معنی ہیں خبریں، حقیقتیں۔ابن فارس نے کہا ہے کہ اس کے بنیادی معنی ایک جگہ سے دوسری جگہ آنے کے ہیں۔خبر کو بھی ٱلنَّبَإِ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتی ہے۔ خبر کا مواد حقیقت (fact) ہے، واقعہ ہے اور اسے سب سے پہلے بیان کرنے والا وہی ہوسکتا ہے جو اس کا گواہ ہے، حقیقت آشنا ہے۔اور خبر اس وقت تک خبر کہلاسکتی ہے جب بیان کرنے والے نے اس خبر کو شاہد، حقیقت آشنا سے سنا ہو اور من وعن ویسے ہی بیان کیا ہو جیسے اس نے سنا تھا۔ خبر حقیقت کا بیان ہے، خبر اطلاع (information) ہے، اور مبنی بر حقیقت بیان اور اطلاع کی حیثیت دائمی ہے۔علم میں آجانے کے بعد وقت کے ساتھ کسی بھی خبر کی اہمیت کسی کیلئے کم ہوسکتی ہے لیکن اس کی حیثیت دائمی طور پر خبر ہی کی رہے گی۔ اگر خبر میں قطع وبرید، اضافہ، مبالغہ کر دیا جائے تو یہ ایک نئی شئے کو جنم دیتا ہے جسے کوئی بھی نام دیا جاسکتا ہے جیسے کہانی، داستان، افسانہ، روایت لیکن پھر اسے کتاب میں دی ہوئی خبر نہیں کہا جاسکتا۔

قرآنِ مجید میں ماضی میں "آباد بستیوں" کی خبریں ہیں تِلْكَ ٱلْقُرَىٰ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنۢبَآئِهَا "یہ تھیں بستیاں جن کی خبروں میں سے کچھ ہم آپ (ﷺ) سے بیان کر رہے ہیں" (حوالہ الاعراف ۔۱۰۱)۔اور سورۃ ھود کی آیت ۱۰۰ میں فرمایا

ذَٰلِكَ مِنْ أَنۢبَآءِ ٱلْقُرَىٰ نَقُصُّهُۥ عَلَيْكَ ۖ مِنْهَا قَآئِمٌ وَحَصِيدٌ ﴿١٠٠﴾

"یہ بستیوں کی کچھ خبریں ہیں جو ہم آپ (ﷺ) کو سنا رہے ہیں، ان میں قائم بھی ہیں اور اجڑی ہوئی بھی"۔

بیتے ہوئے کل سے ہمیں آگاہ کر دیا گیا ہے۔فرمایا

كَذَٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ

"اس طرح ہم آپ (ﷺ) کو جو کچھ گزر چکا اس میں سے خبریں بتا رہے ہیں" (حوالہ سورۃ طٰہٰ ۔۹۹)

آقائے نامدار ﷺ کو زمانہ قبل میں مبعوث فرمائے گئے نبیوں اور رسولوں کی خبریں دی گئی ہیں۔ فرمایا

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنَاهُمْ عَلَيْكَ مِن قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ

''اور ہم نے ان رسولوں پر بھی وحی نازل کی جن کا ذکر ہم اس سے پہلے آپ (ﷺ) سے کر چکے ہیں
اور ان رسولوں پر بھی جن کا ہم نے آپ سے ذکر نہیں کیا'' (حوالہ النساء۔۱۶۴)

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ مِنْهُم مَّن قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُم مَّن لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ

''اور ہم نے آپ (ﷺ) سے قبل رسولوں کو بھیجا جن میں سے بعض کا حال ہم نے آپ کو سنایا ہے
اور ان میں سے بعض کا حال آپ کو نہیں سنایا'' (حوالہ غافر۔۷۸)

وَلَقَدْ جَاءَكَ مِن نَّبَإِي الْمُرْسَلِينَ

''اور پچھلے رسولوں (کے دور میں جو پیش آیا اس) کی خبریں آپ (ﷺ) کو پہنچ چکی ہیں'' (حوالہ الانعام۔۳۴)

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ

''اور یہ سب جو ہم آپ سے بیان کر رہے ہیں رسولوں کی خبروں میں سے ہیں
جن سے ہم آپ (ﷺ) کے دل کو مضبوط (حالت اطمینان میں) رکھتے ہیں'' (حوالہ ھود۔۱۲۰)

آقائے نامدار ﷺ رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ کو زمانہ قبل کے لوگوں اور رسولوں کے متعلق یہ خبر دی گئی ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِمْ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٧﴾

''اور آپ (ﷺ) سے قبل بھی ہم نے مردوں ہی کو بھیجا جنہیں ہم وحی کیا کرتے تھے۔ اے لوگو! اہل ذکر سے پوچھ لو اگر تم نہیں جانتے۔

اور نہ ہم نے ان (وحی کئے جانے والوں) کے جسم ایسے بنائے تھے جو کھانا نہیں کھاتے تھے اور نہ وہ ہمیشہ رہنے والے تھے۔

وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَّا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوا خَالِدِينَ ﴿٨﴾ (الانبیاء۷۔۹)

بعد ازاں ہم نے ان سے کیا ہوا وعدہ سچ کر دکھایا اور ان تمام کو بچا لیا اور اسے بھی جسے ہم چاہتے تھے اور حد سے نکلنے والوں کو ہلاک کر دیا''

وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ ''لیکن اللہ اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے تسلط دیتا ہے'' (حوالہ الحشر۔۶)

اللہ رب العزت کا فرمان ہے کہ ان تمام مردوں کو جنہیں وہ وحی بھیجتا تھا اس نے انہیں بچا کر اپنا وعدہ سچ کر دکھایا تھا۔ یہ دوٹوک خبر ہے۔ ماننا نہ ماننا ہر کسی کی اپنی مرضی ہے۔ لیکن خبر اور لوگوں کے تخیل کی بات میں تمیز کرنے کی صلاحیت کا نام بھی عقل و فراست ہے۔ اپنے آپ کو دانستہ دھوکا دینے والے بھی ہیں۔ مادہ مکڑی کی روش ہے کہ جانتے بوجھتے ہوئے بھی خالی کاغذ کو سینے سے لگائے پھرتی ہے۔